انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (انگریزی) کی تیاری میں

برصغیر کے مسلمانوں کا حصہ ——— ایک تنقیدی جائزہ

"ایک صاحب مطالعہ"[1]

اہل مغرب نے گزشتہ چند صدیوں میں جو سیاسی عروج و غلبہ حاصل کیا ہے۔ اس کا ایک منطقی نتیجہ یہ بھی سامنے آیا کہ دنیا کی بیشتر اقوام و ملل نے کلی یا جزوی طور پر مغرب کی علمی و فکری بالادستی کو بھی تسلیم کر لیا۔ مغرب کے مفکرین و مصنفین نے سائنس و ٹیکنالوجی کے علاوہ علم و ادب و صحافت، سماجیات و سیاسیات، عمرانیات و نفسیات، طبیعیات و حیاتیات غرض علم کے ہر شعبے میں طبع آزمائی کی اور علم کے نئے نئے گوشے وا کیے۔ فلسفہ و منطق کے علاوہ دنیا میں پائے جانے والے ادیان کے تقابلی مطالعے کی طرف بھی خصوصی توجہ کی۔ اسلام اور اس کی تہذیب و تمدن کے بارے میں یوں تو اول روز ہی سے کچھ نہ کچھ مغرب میں لکھا جانے لگا لیکن پچھلے دو تین سو سالوں میں اس ضمن میں جو کچھ کام ہوا ہے وہ بہت اہم ہے۔ اس کام کا ایک طرف تو یہ نتیجہ نکلا کہ ساری دنیا میں ہمیں یہودی عیسائی اور اشتراکی مستشرقین کی کھیپ کی کھیپ دکھائی دیتی ہے تو دوسری طرف نہ صرف مغرب بلکہ مشرق کی تمام لائبریریوں میں ان کی تصانیف بھری پڑی ہیں۔ مغرب کے ان مستشرقین نے جہاں جدید تصانیف پیش کی ہیں وہیں علمائے اسلام کے چند بنیادی اہمیت کے حامل مخطوطات کو نہ صرف ایڈیٹ کیا بلکہ ان کے حاشیے بھی لکھے۔ قرآن، سیرت نبویؐ، اسلامی تہذیب و ثقافت، اس کی تاریخ و تمدن وغیرہ کے موضوعات پر بھی بہت کچھ لکھا۔ اس سلسلہ میں وہ کتب بھی بہت اہم ہیں جو کتب حوالہ یعنی (Reference Works) کہلاتی ہیں۔ ان میں

---

[1] بدقسمتی سے اس مضمون سے متعلق خط جس پر نام پتہ درج تھا، ہاتھ نہیں آسکا۔ صاحب مضمون کے نام کے بغیر ہی مضمون شائع کیا جا رہا ہے۔ صاحب مضمون توجہ فرمائیں۔ خیال ہے کہ یہ مضمون انڈیا سے آیا تھا۔ (ادارہ)

سرِفہرست ہم انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کو رکھ سکتے ہیں جو انہی مستشرقین کی دین ہے۔

مغرب کی اس علمی برتری کا ایک روز نتیجہ یہ بھی سامنے آیا کہ اسلام سے متعلق جدید تصانیف اور تحقیقی مقالات، خاص کر عصرِ حاضر کی جامعات کے طلبہ اور اساتذہ کی جانب سے پیش کیے جانے والے مقالات، ان مستشرقین کی تصانیف اور ان کی مرتب کردہ ریفرنس ورکس کے حوالہ جات سے بھری رہتی ہیں۔ برصغیر پاک و ہند اور بنگلہ دیش کی جامعات میں شعبہ اسلامیات ہو یا شعبہ اسلامی تاریخ، طلبا کو زیادہ تر انہی مستشرقین کی کتب سے استفادہ کی ترغیب دی جاتی ہے۔ بی۔ اے، ایم۔ اے اور ایم فل کے اسباق کی کتب کی سفارش کی جاتی ہے ان میں بھی اکثریت مستشرقین کی تصانیف کی ہوتی ہے۔ اس طرح اسلام کے مطالعہ کے ان شوقین طلبا کو (اسلام اور اس کی تاریخ سمجھنے کے لیے) ٹیکسٹ بکس کے علاوہ مستشرقین ہی کی تصانیف سے متعارف کرایا جاتا ہے۔ اس طرح طلبا کا راست تعلق ان کتب اور ان کے مصنفین سے قائم ہو جاتا ہے اور طلبا ان کتب کو علم کے مستند ماخذ تصور کرنے لگتے ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ایک ایسی ہی منفرد کتاب ہے جس سے طلبا اور اساتذہ اور دیگر مصنفین بھی بھرپور استفادہ کرتے ہیں۔ اس مضمون میں انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کی تیاری و پیش کش میں برصغیر پاک و ہند اور بنگلہ دیش کے مسلم مصنّفین کے کردار کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

یہ بات ابتدا ہی میں واضح رہنی چاہیے کہ اس کے مرتبین کے پیش نظر، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے جدید ایڈیشن کی پہلی جلد کے دیباچہ کے بموجب، اس کتاب میں معروضی اور سائنسی نقطۂ نظر سے عالمِ اسلام کی تہذیب و تمدن، اس کی جغرافیائی حالات اور تاریخ کے میدانوں میں جو جدید تحقیقات سامنے آئی ہیں انہیں پیش کرنا ہے چنانچہ اس غرض کے لیے بیسویں صدی کے آغاز میں انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کی تیاری کے لیے بین الاقوامی اجتماعِ مستشرقین (انٹرنیشنل کانگریس آف اورینٹلسٹس) نے ایک بین الاقوامی کمیٹی تشکیل دی۔ جس کی نگرانی میں انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے پہلے ایڈیشن کی پہلی جلد ۱۹۱۳ء میں اے۔ جی۔ برل، اورینٹل پبلشرز، لیڈن، ہالینڈ کی جانب سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آئی۔

پہلا ایڈیشن | انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا پہلا ایڈیشن پانچ جلدوں اور ایک سپلیمنٹ پر مشتمل تھا۔ جو ۱۹۱۳ء سے لے کر ۱۹۳۸ء تک شائع ہوتا رہا۔ دوسری جلد ۱۹۲۷ء میں شائع ہوئی۔ چوتھی جلد ۱۹۳۴ء میں اور تیسری جلد، چوتھی جلد کے پیش کیے جانے کے دو سال بعد یعنی ۱۹۳۶ء میں شائع ہوئی۔ جب کہ اس کا سپلیمنٹ ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا۔

دوسرے ایڈیشن کے لیے اہتمام | ۱۹۴۵ء کے لگ بھگ جب اس کا پہلا ایڈیشن ختم ہوگیا تو پھر دوبارہ ایک اور کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس کے تفویض یہ کام کیا گیا کہ وہ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا جدید ایڈیشن مع اضافوں کے شائع کرے۔ چنانچہ دوسری جنگِ عظیم کے بعد چند مشہور مستشرقین پر مشتمل ایک اور بین الاقوامی کمیٹی تشکیل دی گئی جسے جولائی ۱۹۴۸ء میں پیرس (Paris) میں منعقدہ ۲۱ ویں انٹرنیشنل کانگریس آف اورینٹ لسٹس کی منظوری بھی حاصل ہوئی۔ اس منظوری کے بعد کمیٹی نے باضابطہ طور پر اپنا کام شروع کیا۔

کمیٹی حسب ذیل مستشرقین پر مشتمل تھی:

1. H.A.R. Gibb, England
2. E. Levy Provencal France
3. Garcia Gomez, Spaïn
4. Gabrieli, Itali
5. Littmann, Germany
6. Schacht, Holland
7. Pederson, Denmark
8. Nyberg, Sweden

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا پہلا ایڈیشن جرمنی، فرانسیسی اور انگریزی میں شائع کیا گیا تھا لیکن دوسری جنگ عظیم میں جرمنی کے رول کی وجہ سے دوسرے جدید ایڈیشن کے لیے جرمنی زبان کو اس میں شامل نہیں کیا گیا۔

پہلے ایڈیشن کی پہلی جلد کے لیے مجلس ادارت میں مندرجہ ذیل مستشرقین کو شامل کیا گیا:

1. M.Th. Houtsman, Holland
2. T.W. Arnold, England
3. Reve. Basset, France
4. R. Hartmann, Germany

مجلس ادارت کی اس کمیٹی کا نگران ہالینڈ کے پروفیسر Snoak Hourgronje کو مقرر کیا گیا۔

دوسری جلد کے لیے مجلس ادارت کی فہرست میں فرانس کے E. Levy Provencal اور جرمنی کے W. Heffening کے ناموں کا اضافہ کیا گیا جب کہ اس فہرست سے فرانس کے Reved Basset اور جرمنی کے R. Hartmann کے نام حذف کر دیے گئے۔ کمیٹی کے نگران کی حیثیت سے ہالینڈ کے A.J. Wensinck کو مقرر کیا گیا۔

تیسری اور چوتھی جلد اور سپلیمنٹ کے لیے مجلس ادارت ذیل کے مستشرقین پر مشتمل تھی:

1. A.J. Wensink 2. M.Th. Houtsman 3. W. Heffning

4. H.A.R. Gibb 5. E. Levy Provencal

پہلے ایڈیشن کی تمام جلدوں اور سپلیمنٹ کے لیے ایک Executive Board Of Editors ایگزیکٹو بورڈ آف ایڈیٹرز تشکیل دیا گیا جس کے لیے چار سیکریٹریز نامزد کیے گئے جن میں 1. Heffning 2. Bauer 3. Hartmann 4. Schade شامل تھے۔ ان چاروں مستشرقین کی ان تھک کوششوں کی وجہ سے ۱۹۳۸ء میں انسائیکلوپیڈیا آف اسلام مکمل ہو کر پانچ جلدوں اور ایک سپلیمنٹ کی صورت میں شائع ہو سکی۔

دوسرے ایڈیشن کے لیے جو ایگزیکٹو کمیٹی تشکیل دی گئی اس کے ممبروں میں ذیل کے مستشرقین کو شامل کیا گیا:

1. H.A.R. Gibb 2. E. Levy Provencal

3. Schacht 4. S.M. Stern

ایچ۔ اے۔ آر گب کو اس کمیٹی کا نگران مقرر کیا گیا۔

صرف عیسائی اور یہودی مصنفین انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے پہلے ایڈیشن کی تمام جلدوں کی مجلس ادارت کے ناموں اور دوسرے ایڈیشن کے لیے قائم کی گئی انٹرنیشنل کمیٹی اور ایگزیکٹو کمیٹی میں شامل ممبران کے ناموں پر جو اوپر پیش کیے گئے ہیں، ایک نگاہ ڈالنے سے اس بات کا

پتہ چلتا ہے کہ مجلسِ ادارت اور دیگر کمیٹیوں میں صرف عیسائی اور یہودی مستشرقین شامل رہے ہیں۔ بلکہ S.M. Stern اور E. Levy Provencal جیسے یہودی مستشرقین کو مجلس ادارت کے سیکرٹریز کی اہم ترین ذمہ داریاں بھی سونپی گئیں۔ اِن تمام کمیٹیوں اور مجلس ادارت میں عالمِ اسلام سے ہمیں کوئی مسلمان مصنف نظر نہیں آتا۔ جب نئے ایڈیشن کی ایگزیکٹو کمیٹی کا اعلان کیا گیا تو بعض نامور مسلم مصنفین اور دانشوروں کی جانب سے احتجاج کیا گیا کہ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کی تیاری میں مسلمانوں کو نظرانداز کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں دوسرے نئے ایڈیشن کے لیے قائم کی گئی ایگزیکٹو کمیٹی کے نگران ایچ۔اے۔آر گب کو مسلمانوں کے مختلف حلقوں کی جانب سے خطوط لکھ کر انہیں اس جانب متوجہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے پبلشرز ای۔جی۔برل کو بھی توجہ دلائی گئی۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۵۵ء کو جب انٹرنیشنل کمیٹی آف انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا ایک اجلاس کوپن ہیگن میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر مسلم مصنفوں کی جانب سے احتجاج کیا گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے دوسرے ایڈیشن کی پہلی جلد جب ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی تو اس کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ایسوسی ایٹ ممبران میں چند مسلمان مصنفین کو شامل کیا گیا جس کی تفصیلات ذیل میں پیش کی جا رہی ہیں۔

مسلمان مصنفین کا اضافہ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے نئے ایڈیشن کی پہلی جلد کے لیے مقرر کی جانے والی مجلسِ ادارت کے ممبروں کی کل تعداد چار تھی جن میں حسب ذیل حضرات شامل تھے۔

1. H.A.R. Gibb
2. J.H. Kramers
3. E. Levy Provencal
4. J. Schacht

نائب مدیران کی حیثیت سے ذیل کے اصحاب کو لیا گیا۔

1. S.M. Stern 2. B. Lewis 3. Ch. Pellat
4. J. Schacht

مجلسِ ادارت کے سیکرٹری جنرل کی حیثیت سے S.M. Stern کا انتخاب عمل

میں لایا گیا۔ سیکرٹری جنرل کے علاوہ دو اور سیکرٹریز R.M. Savory C. Dumont کو بھی نامزد کیا گیا۔

ایگزیکٹو کمیٹی ایگزیکٹو کمیٹی میں ۱۹ مستشرقین کو شامل کیا گیا، جن کی فہرست حسب ذیل ہے۔

1. A. Abel University Of Brussels
2. C.C. Berg, University Of Leiden
3. F. Gabrieli, University Of Rome
4. E. Garcia Gomez, University Of Madrid
5. H.A.R. Gibb Harward University
6. J.H. Kramers
7. E. Levy Provencal, University Of Par s
8. G. Levi Edlla Vida
9. B. Lewis, University Of London
10. E. Littmann, University Of Tubingen
11. H. Masse, Ecole Des Langues Orientales Paris
12. G.G. Miles, New York
13. H.S. Nyberg, University Of Uppsala
14. R. Paret, University Of Tubingen
15. Ch. Pellat, University Of Paris
16. J. Pederson, University Of Copenhagen
17. N.W. Posthumus
18. J. Schacht, Colombia University New York
19. F.C. Wieder

مزید توسیع ایگزیکٹو کمیٹی کے ان ممبروں کے علاوہ اس کمیٹی کے ۱۱ ایسوسی ایٹ ممبرز اور

دو اعزازی ممبرز بھی نامزد کیے گئے جن کے نام اس طرح ہیں۔

ایسوسی ایٹ ممبرز:

1. H A. Abdul Wahab, Tunis
2. A. Adnan Advar, Istanbul
3. Hussain Djajadi Ningrat
4. A.A.A. Fyzee, University Of Jummu & Kashmir
5. F. Fuad Koprula, Ankara
6. Ibrahim Madkour
7. Khalil Madam Bey
8. Naji Ali Asil
9. Muhammad Shafi, University Of Punjab Lahore
10. Hasan Tanghizade
11. E. Tyan, Beirut

اعزازی ممبرز:۔

1. G. Levi Della Vida
2. E. Littmann

نئے ایڈیشن کی مختلف جلدیں نئے ایڈیشن کی پہلی جلد ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی اور اس کی دوبارہ اشاعت ۱۹۶۷ء میں ہوئی۔ پہلی جلد صرف A-B پر مشتمل تھی۔

نئے ایڈیشن کی دوسری جلد جو G — E پر مشتمل ہے ۱۹۶۵ء میں شائع ہوئی، جس کو حسب ذیل مستشرقین نے ایڈٹ کیا۔

1. B. Lewis 2. Ch. Pellat 3. J. Schacht

مجلس ادارت کے سیکرٹریز کے لیے 1. J. Burton 2 C. Dumont 3. V.L. Manage کو نامزد کیا گیا۔

جب کہ نئے ایڈیشن کی پہلی جلد کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبروں میں صرف دو نئے ممبروں کا اضافہ کر کے اُسی کمیٹی کو دوسری جلد کے لیے بھی برقرار رکھا گیا۔ نئے ممبروں میں B. Lewin اور T. Lewicki کو شامل کیا گیا۔ ایسوسی ایٹ ممبروں میں جن نئے ناموں کا اضافہ کیا گیا اُن میں

1. A.S Bazmee Ansari
2. Mustafa Al Shihabi

شامل ہیں۔

اعزازی ممبر وہی تھے جو پہلی جلد کے لیے مقرر کیے گئے تھے۔

نئے ایڈیشن کی تیسری جلد جو و – ہ پر مشتمل ہے اُس کی مجلسِ ادارت میں

1. V.L. Menage 2. B. Lewis 3. J. Schacht

اور Ch. Pellat کو شامل کیا گیا۔ جب کہ C. Dumont کو سیکرٹری جنرل اور E. Van Donze و G.R. Hawating کو مجلس ادارت کا سیکرٹریز مقرر کیا گیا۔ اس کی ایگزیکٹو کمیٹی میں کسی نئے نام کا اضافہ نہیں کیا گیا۔ البتہ ایسوسی ایٹ ممبروں میں صرف ایک نئے ممبر Halil Inalcik کا اضافہ کیا گیا جب کہ اس کے اعزازی ممبر سابقہ ممبر ہی برقرار رہے۔

چوتھی جلد جو K - ی پر مشتمل ہے ۱۹۷۸ء میں شائع ہو کر منظرِ عام پر آئی۔ اس دوران انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کی ۔ دوسری اور تیسری جلدوں کی مجلس ادارت اور ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبرز اور ایسوسی ایٹ ممبرز میں سے کئی ایک انتقال کر گئے۔ اس لیے اس چوتھی جلد کے لیے تقریباً سب ہی نئی کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ اس جلد کی مجلس ادارت میں جو نام شامل ہیں وہ یہ ہیں:

1. E. Van Donzel 2. B. Lewis
3. Ch. Pellat I-K

جنرل سیکرٹری کے لیے C. Dumont اور سیکرٹریز کے لیے G.R. Mawting اور Miss M. Paterson کو نامزد کیا گیا۔

اس جلد کے لیے حسب ذیل مستشرقین پر مشتمل ایگزیکٹو کمیٹی تشکیل دی گئی ۔

1. C.E. Bosworth
2. J.J.P. Debriyn
3. Cl. Cohen
4. Evan Donzel
5. J. Van Ess
6. R. Etting Hausen
7. F. Gabrieli,
8. E. Garcia Gomez
9. G. Lecmte
10. T. Lewicki
11. B. Lewis
12. B. Lewin
13. FR. Meier
14. V.L. Menaga
15. R. Paret
16. J. Pedersen
17. C.C. Berg
18. Ch. Pellat
19. F.C. Weider

کمیٹی کے ایسوسی ایٹ ممبرز میں حسب ذیل نام شامل ہیں:

1. Naji Al Asil
2. A.S. Bazmee Ansari
3. A.A.A. Fyzee
4. Halil Inalcik
5. Abd El-Aziz Khoweitir
6. Ibrahim Madkour

7. G.H. Nasr

8. M. Talbi

9. E. Tyan

پانچویں جلد ابھی تک مکمل نہیں ہوئی ہے حالانکہ اس کے کئی **Fasciculus** شائع ہو چکے ہیں۔

نیا ایڈیشن اور مسلمان مصنفین
نئے ایڈیشن کی چاروں جلدوں کی مجلس ادارت اور تمام کمیٹیوں کے ارکان کی فہرست کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف ایگزیکٹو کمیٹی کے ایسوسی ایٹ ممبرز میں چند مسلمان مصنفین کو شامل کیا گیا ہے جب کہ مجلسِ ادارت اور مجلسِ ادارت کے سیکرٹری جنرل اور سیکرٹریز کی ذمہ داریاں ہنوز عیسائی اور یہودی مستشرقین ہی کے ہاتھوں میں برقرار ہیں۔ یہاں تک کہ ایگزیکٹو کمیٹی میں بھی صرف عیسائی اور یہودی مستشرقین ہی کو شامل کیا گیا ہے۔ ایسوسی ایٹ ممبران میں برصغیر ہند و پاک سے جو نام شامل کیے گئے ہیں، اُن کی فکر و نظر اور وفاداریاں اہلِ نظر سے اوجھل نہیں ہیں۔

اس جائزہ کے بعد اب ہم یہ دیکھیں گے کہ نئے ایڈیشن کی چاروں جلدوں میں جو مضامین شائع کیے گئے ہیں اُن میں برصغیر سے کتنے مسلمان مصنفین کے مضامین شاملِ اشاعت ہیں اور ان کی نوعیت کیا ہے۔ اس سے اس بات کا اندازہ ہو سکے گا کہ ان مضامین کو قبول کرنے اور انہیں اشاعت کے لیے انسائیکلوپیڈیا میں شامل کرنے کا بنیادی مقصد کیا ہے۔

پہلی جلد کے مسلمان مصنفین
نئے ایڈیشن کی پہلی جلد ۱۳۵۹ صفحات پر مشتمل ہے جس میں ۳۴۵ مصنفین کے مضامین شامل کیے گئے ہیں جن میں چودہ مسلمان مصنفین کے ہیں جو برصغیر میں پاک و ہند اور بنگلہ دیش سے تعلق رکھتے ہیں۔

ہندوستان سے پروفیسر محمد حبیب (مرحوم)، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، پروفیسر ایس۔ مقبول احمد، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (حال مقیم جموں اینڈ کشمیر یونیورسٹی)، پروفیسر خلیق احمد نظامی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، پروفیسر سیّد نور الحسن، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (حال مقیم دہلی یونیورسٹی)، محمد نظام الدین، عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن اور ایچ۔ کے۔ شیروانی حیدرآباد، دکن کے مضامین شاملِ اشاعت ہیں۔ پاکستان سے

جن مصنفین کے مضامین شامل ہیں اُن میں پروفیسر یار محمد خان سندھ یونیورسٹی، پروفیسر محمد شفیع پنجاب یونیورسٹی لاہور، ڈاکٹر فضل الرحمٰن، سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ کراچی (حال مقیم یو۔ایس۔اے) اے۔ایس۔بزمی انصاری، سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ اور شاہ عنایت اللہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور شامل ہیں۔ بنگلہ دیش سے ڈھاکہ یونیورسٹی کے پروفیسر محمد عبدالحی اور اے ایچ دانی (حال مقیم پاکستان) کے علاوہ بنگالی اکیڈیمی، ڈھاکہ کے محمد انعام الحق شامل ہیں۔

دوسری جلد کے مسلمان مصنفین | دوسری جلد ۱۱۴۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں ۴۷۶ مصنفین کے مضامین شامل کیے گئے ہیں۔ برصغیر سے تیرہ ۱۳ مسلمان مصنفین کے مضامین شاملِ اشاعت ہیں، جن میں ہندوستان سے پروفیسر عرفان حبیب، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، پروفیسر ہادی حسن، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، پروفیسر ایس مقبول احمد، پروفیسر خلیق احمد نظامی، محمد نظام الدین اور ایچ۔کے شیروانی شامل ہیں پاکستان سے جن مصنفین نے اپنے مضامین کے ساتھ شرکت کی ہے، ان میں اے ایس۔بزمی انصاری اے۔ایچ دانی، پروفیسر اشتیاق حسین قریشی، مرحوم کراچی یونیورسٹی، فضل الرحمٰن، ریاض الاسلام، کراچی یونیورسٹی اور پروفیسر محمد شفیع شامل ہیں۔ جب کہ بنگلہ دیش سے صرف پروفیسر محمد عبدالحی کا مضمون شامل کیا گیا ہے۔

تیسری اور چوتھی جلد کے مسلمان مصنفین | تیسری اور چوتھی جلدیں بالترتیب ۱۲۷۰ اور ۱۱۸۵ صفحات پر مشتمل ہیں۔ تیسری جلد کے لیے ۳۱۲ اور چوتھی جلد کے لیے ۳۳۴ مصنفین کے مضامین شاملِ اشاعت ہیں۔ تیسری جلد کے لیے ہندو پاک سے گیارہ ۱۱ مسلمان مصنفین کے مضامین شامل کیے گئے ہیں اور چوتھی جلد کے لیے ہندوستان سے تین ۳ اور پاکستان سے چھ ۶ مسلمان مصنفین کے مضامین شاملِ اشاعت ہیں۔ جب کہ ان دونوں جلدوں میں بنگلہ دیش سے کوئی نمائندگی نہیں ہے۔

تیسری جلد کے لیے ہندوستان سے اے۔اے فیضی، کشمیر یونیورسٹی، مجیب الحسن کشمیر یونیورسٹی ایم شمعون اسرائیلی، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ ایس۔مقبول احمد ایم اے۔ سعید خان عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن، پروفیسر خلیق احمد نظامی۔ منیب الرحمٰن مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، ایس اے۔اے رضوی، الٰہ آباد کے مضامین اشاعت کے لیے منظور کیے گئے ہیں۔ پاکستان سے اے ایس بزمی انصاری، اے۔بی۔ایم حسین اور پروفیسر اشتیاق حسین قریشی شامل ہیں۔

چوتھی جلد کے لیے ہندو و پاک سے جن مصنفین کے مضامین شامل اشاعت ہیں ان میں سید مقبول احمد، اے۔ایس۔ بزمی انصاری، این اے بلوچ، اسلام آباد، پاکستان، ایم۔ عبداللہ چغتائی، لاہور، ایم معین الحق، کراچی، مجیب الحسن (حال مقیم علی گڑھ)، ریاض الاسلام، عبدالسبحان کلکتہ اور آئی۔ ایچ۔ صدیقی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ شامل ہیں۔

(باقی)

(بقیہ الموازنہ فی الاصول القانون)

تشکیل وتدوین کی غرض اور اہمیت بیان کرتا ہے۔ یہ عوام کے حوالے سے افادیت سامنے لاتا ہے۔ ملکی مقننہ بعدازاں اس افادیت کو جدید انداز سے قانون کی شکل دیتی ہے اور اس کی پابندی عوام کے لیے لازمی نہیں ہے۔ اصولِ قانون کی پابندی عوام کے لیے لازمی نہیں ہے جب کہ قانون کی پابندی عوام کے لیے ضروری ہے۔ اصولِ قانون کا مقصد تو صرف قانون کے لیے بنیاد فراہم کرنا ہے اور اس بنیاد پر قانون بعد میں وجود میں آتا ہے۔

عزم و عزیمت کی لازوال داستان

یادوں کی امانت

سید عمر تلمسانی

ترجمہ: حافظ محمد ادریس

فوٹو آفسٹ کتابت —— سفید کاغذ درآمدی —— مضبوط جلد

البدر پبلی کیشنز۔ ۲۳۔ راحت مارکیٹ اردو بازار۔ لاہور